سید کاشف گیلانی

واللہ اپنے صدر کا فرماں کمال ہے

کرتی ہے یوں بھی گردشِ دوراں کمال ہے
بکھرے پڑے ہیں ہر سو گریباں کمال ہے

لاتا ہے انقلاب بہ یک جنبشِ قلم
واللہ اپنے صدر کا فرماں کمال ہے

ملاؤں نے بھی خوب سمیٹا بقدرِ ظرف
سمجھے وہ اقتدار کو ایماں کمال ہے

افسوس انتخاب میں حضرت بھی اڑ گئے
ان کو بھی لیگ کر گئی ویراں کمال ہے

بستے ہیں وہ بھی کوچۂ حضرت کے آس پاس
دیکھا نہ ہم نے کوچۂ جاناں کمال ہے

پہلے جناب چاک تو سی لیجیے اپنے
پھر کیجئے گا درد کا درماں کمال ہے

دنیا کا عشق بھی ہو تو سودا ہے جان کا
سمجھے تھے آپ عشق کو آساں کمال ہے

اہلِ ستم نے غم کی چلائیں وہ آندھیاں
حق کی شمع ہے پھر بھی فروزاں کمال ہے

برسائے غم کے تیر ستمگر نے شوق سے
زندہ ہیں میرے عہد کے انساں کمال ہے

اس قوم کا مزاج سمجھ میں نہ آسکا
اس نے کئے وہ کارِ نمایاں کمال ہے

اوروں کو دھاندلی کا نہ الزام دیجئے
اپنا جی دیکھ لیجئے دلاں کمال ہے

تفریقِ صبح و شام کے قابل کہاں تھے ہم
تم بھول گئے روزنِ زنداں کمال ہے

لوٹا ہے تم نے قوم کو بے خوف روز و شب
نکلے تمہارے دل کے نہ ارماں کمال ہے

اللہ دے نواز کو توفیق خیر کی
ہم بھی کہیں کہ نظمِ گلستان کمال ہے

کاشف یوں بے نظیر کو رسوا کیا گیا
دنیا ہوئی انگشت بہ دنداں کمال ہے